



### نذر عقیدت

راقم کو ایک دفعہ بمقام کوٹ مٹھن شریف، حضور واقف اسرار اللہ الصمد، مقبول بارگاہ احد حضرت مولانا خواجہ فیض احمد صاحب سجادہ نشین کے عالی دربار، فیض آثار میں شرف حاضری حاصل ہوا۔ اہل دربار میں علاوہ خدام، اصداقائے علمائے باصفا و صلحا، ساکنان راہ ہدا کے دستگیر، درمندگان امیدگاہ جاوداں حضرت خواجہ غلام رسول صاحب صدر نشین مسند حاجی پور شریف بھی تشریف فرما تھے۔ مقدمہ بہادپور کا ذکر شروع ہوا جو مابین اہل السنۃ والجماعت و مرزائیت متعلق منہج کجارجاری تھا اور جس میں مرزائیوں نے اپنی تائید میں حضور قبلہ اقدس قدس سرہ العزیز کے متعلق بے بنیاد اور غلط روایات مشہور کی تھیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضور سجادہ نشین صاحب کی طبع نازک پہ اپنے شیخ اعظم کے متعلق ایسی سراسر غلط روایات کی اشاعت ہار گراں گذری ہے اور جمع حلقہ بگوشان فریدی نے مرزائیوں کی اس حرکت شنیعہ کا احساس کیا۔ ازاں اس امر کی بے حد ضرورت تھی کہ بغرض افادہ عوام اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ الحمد للہ کہ اس فرض کی ادائیگی کی سعادت احقر کو نصیب ہوئی۔ چونکہ یہ رسالہ محض بغرض حصول ہدایت لکھا گیا ہے اور صرف سیاہ الفاظ موجب ہدایت نہیں ہو سکتے۔ جب تک کسی کامل مقبول بارگاہ الہ کی توجہ باطنی شامل حال نہ ہو۔

اے دل غلام شاہ جہاں باش شاد باش

پیوستہ در حمایت لطف الہ باش

ازاں یہ رسالہ بطور نذر عقیدت، بعالی خدمت، قدسی صفت، حضور تاجدار کشور یقیں، قدوة الوصلین، سند اکالمین حضرت مولانا خواجہ فیض احمد صاحب سجادہ نشین لازال بروق اجلالہ علی رؤس المسترشدین الی یوم الدین، پیش کیا جاتا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف! احقر العباد: محمد غلام جہانیاں غفرلہ معینی قریشی

ہوا المعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على نعمه الشاملات والصلوة والسلام على سيدنا

ومولانا محمد باعث كل الكائنات وافضل البريات وعلى آله واصحابه

واتباعه الذين فازوا باعلى الدرجات اما بعد!

ہیملنگان مرزا قادیان نے مرض مرزائیت کو طول و عرض ملک میں پھیلانے کے لئے صدق آیت ”لا تینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمانہم ولا تجد اکثرہم شاکرین“ متفرق چالیں اختیار کیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان ”مسح موعود کی تصدیق میں (قطب الاقطاب شیخ الشارح) حضرت خواجہ غلام فرید کی عظیم الشان شہادت“ تالیف کر کے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں مؤلف نے اشارات فریدی جلد ثالث کے ان مقامات کو جن میں مولوی رکن دین مؤلف اشارات کے خود پیدا کردہ رطب دیا بس مندرج ہیں۔ سند پیش کر کے عامہ اہل اسلام خصوصاً مریدان و معتقدان حضور قبلہ اقدس کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن۔

چراغے راکہ ایزد بر فرد  
ہر آن کس تف زند ریش بسوز

مرزائی مؤلف رسالہ نے اپنے مسح قادیانی کی بحث کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: ”اگرچہ یہودی مولویوں کی یہ حرکات خود حضرت مسیح کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ تاہم ایسے نیک بخت اور سعادت مند لوگ بھی اللہ تعالیٰ نے کھڑے کئے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو نہ صرف یہ کہ امت محمدیہ ﷺ کا ایک درخشاں تار اہتایا بلکہ آپ کے تمام دعاوی کی تصدیق کر کے کفر کے فتویٰ لگانے والوں کو طرم گردانا اور ان سے نفرت کا علی الاعلان اظہار کیا۔ ایسے بزرگوں میں سے ایک وجود حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا بھی ہے اور ایسے لوگ چونکہ اہل اللہ اور حقیقت شناس ہوتے ہیں۔ اس لئے بلا خوف و لومہ لائم خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی نہ صرف یہ کہ تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ بلکہ تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی کی تصدیق میں حضرت خواجہ صاحب نے جس جرأت سے کام لیا ہے وہ آپ کی شان بزرگ کا زبردست ثبوت ہے۔“

مؤلف کی اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ حضور، قبلہ اقدس، شیخ الشارح، قطب الاقطاب، فرد الافراد، مقبول بارگاہ وحید، قبلہ اہل توحید، حضرت مولانا خواجہ غلام فرید صاحب قدس سرہ العزیز نے مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کی تصدیق فرمائی ہے۔ ”العیاذ باللہ! ہذا بہتان عظیم!!“

گرمن الودہ دامنم چہ عجب

ہمہ عالم گواہ عصمت دوست

اس قدر بہتان عظیم کی اشاعت سن کر خاموش بیٹھنا چونکہ گناہ عظیم تھا۔ ازاں ایک ادنیٰ

ترین بندگان فریدی ہونے کی حیثیت سے راقم نے اس غلط فہمی کا ازالہ از حد ضروری سمجھتے ہوئے جواباً رسالہ لکھنے کا عزم کیا۔ من اللہ التوفیق وبہ نستعین! چونکہ ارشادات قدسی صفات حضور قبلہ اقدس سے مرزائیوں کی ضلالت اور ان کا ناری ہونا ان کے اعتقادات کا صریح خلاف قرآن وحدیث ہونا وضاحت وصراحت سے ثابت ہے۔ اس رسالہ کا نام ”ارشاد فرید الزمان متعلق مرزا قادیانی“ رکھا گیا ہے۔ دربار ایزد متعال سے دعا ہے کہ راقم کی یہ خدمت اپنے مرشد اعظم حضور قبلہ اقدس غریب نواز کی نظر اثر میں مقبول ہو۔ آمین!

اے زاہد خود بین بدر میکدہ بگرز  
آں دلبر من بین کہ بود میر قباقل  
حافظ تو برو بندگی پیر مغاں کن  
بر دامن اودست زن داں ہمہ بگل

چونکہ مرزائی مولف کا دعویٰ ہے کہ (العیاذ باللہ) حضور قبلہ اقدس نے مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کی تصدیق کی ہے۔ ازاں پیشتر اس کے کہ اس بہتان عظیم کی حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کا مختصر تذکرہ ضروری ہے۔

### باب اول ..... مرزا قادیانی کا تدریجی عروج اور دعاوی

مرزا قادیانی تعلیم سے فارغ ہو کر عدالت خفیہ سیالکوٹ میں بمشاہر پندرہ روپے محرر متعین ہوئے۔ اس کے بعد بغرض ترقی روزگار محقری کے امتحان میں شامل ہوئے۔ امتحان میں فیل ہو جانے کے باعث ملازمت کو خیر باد کہہ کر گوشہ نشین ہوئے اور سودیشی نبی بننے کی تیاری میں مشغول ہو گئے۔

### پہلا درجہ ..... زاہد

اپنے خیال میں مشغول عبادت ہو کر لوگوں کو متاثر زہد کرنے لگے۔

### دوسرا درجہ ..... مجدد

جب زہد میں کمال حاصل کرنے کا دھوکہ دے چکے تو مجددیت کا دعویٰ کر لیا۔

### تیسرا درجہ ..... فرشتوں سے واقفیت

مجدد تو بن چکے اب زیادہ عروج کے مشتاق ہوئے۔ چونکہ مدارج علویہ کا حصول بغیر تعارف ملائکہ کے ناممکن تھا۔ ازاں مرزا قادیانی نے فرشتوں سے واقفیت شروع کی۔

مثال مشہور ہے جیسے روح ویسے فرشتے۔ مرزا قادیانی بھی پنجابی، فرشتے بھی پنجابی اور وحی پنجابی (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ”۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سارے پیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ نام تو ہونا چاہئے۔ اس نے کہا میرا نام ٹیپی ٹیپی ہے۔“

سبحان اللہ فرشتوں کا نام بھی انوکھا نکل آیا۔ بھلا ان رازوں کو کون سمجھے؟ جب اس تخیل میں بھی کامیاب ہو گئے تو دنیا اندھیر نظر آنے لگی۔ زمین کے رہنے والے ہیں، فلک پر ہے دماغ ان کا۔ چونکہ آپ نبوت کی تاک میں تھے۔ شہداء صالحین و صدیقین مرزا قادیانی کو بچ نظر آنے لگے۔

چوں خدا خواہد کہ پروہ کس درد  
میکش اندر طعنہ پا کاں زند  
چنانچہ مرزا قادیانی اپنے اس رتبہ کو اشعار محررہ ذیل میں ظاہر فرماتے ہیں۔

الف.....

کر بلا یکت سیر ہر آنم  
صد حسین است در گریبانم  
(نزل المسح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

غالباً اس کا جواب تو کسی محب الہ بیت نے بد میں مضمون دیا تھا۔  
یک حسین نیست کو گرود شہید  
لیک بسیار اند در عالم یزید  
ب..... (اعجاز احمدی ص ۶۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴) میں مرزا قادیانی کے یہ اشعار درج ہیں۔

وقالوا علی الحسنین فضل نفسہ  
اقول نعم واللہ ربی سیظہر  
ترجمہ: لوگ میرے متعلق کہتے ہیں کہ حسین پر اپنے آپ کو فضیلت دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں ہاں خدا کی قسم عنقریب میرا رب ظاہر کر دے گا۔

دشتان مایینی و بین حسینکم  
فانی اؤید کل ان وانصر  
(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

ترجمہ: میرے اور تمہارے حسینؑ کے درمیان بڑا فرق ہے۔ کیونکہ میں ہر وقت تائید کیا جاتا ہوں اور مدد کیا جاتا ہوں۔

واما حسین فانكروا دشت كربلا  
الى هذه الايام تبكون فانظروا

(اچاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

ترجمہ: تم اپنے حسینؑ کے متعلق دشت کربلا یاد کرو۔ ابھی تک رو رہے ہو۔ بس دیکھو:

ووالله ليست فيه منى زيادة  
وعندي شهادات من الله فانظروا

(اچاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ترجمہ: خدا کی قسم امام حسینؑ میں مجھ سے زیادتی نہیں ہے اور میرے نزدیک خدا کی شہادتیں ہیں۔ بس دیکھو:

وانسى قتيل الحب لكن حسينكم  
قتيل العدى فالفرق اجله واظهر

(اچاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ترجمہ: تحقیق میں شہید محبت ہوں۔ لیکن تمہارا حسینؑ دشمنوں کا مقتول ہے۔ پس فرق بین اور ظاہر ہے۔ تو اسے حضور ﷺ کے متعلق اس قدر جگ آمیز کلام اور دعویٰ اسلام۔

این خیال است و حال است

چوتھا درجہ ..... مہدی

آپ نے مہدویت کی کلاس پاس کر کے مہدیت کا درجہ حاصل کر لیا اور علامات ظہور مہدی کو اپنے اوپر منطبق کرنے لگے۔ اور علمائے حق نے آیات و احادیث کا صحیح مفہوم لوگوں کو سنا کر مرزا قادیانی کی ایمان سوز منکالت کو اظہر من الشمس کر دیا تو مرزا قادیانی نے احادیث کے متعلق بدیں مضمون اپنا خیال ظاہر کیا کہ: ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پہ نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اچاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

خدا کی شان ہے ایک ریزہ جین خوان نصاریٰ کا  
گدائی کرتے کرتے مہدی موعود بن جائے

## پانچواں درجہ ..... مثل مسیح چھٹا درجہ ..... مسیح موعود

مرزا قادیانی کی ترقی مدارج میں برق رفتاری ملاحظہ ہو۔ مہر، مہدی اور مثل مسیح ہونے پر استغناء نہیں کیا جاتا۔ بلکہ مسیح موعود بننے کا شوق دامن گیر ہوتا ہے تو آپ مریم بن کر استعارہ کے رنگ میں حاملہ ہو جاتے ہیں۔ پھر دس ماہ بصورت حاملہ گزارنے کے بعد خود مسیح ابن مریم بن جاتے ہیں۔ نوٹ: مسیح ابن مریم ہونے کے متعلق تمام حوالہ جات باب نزول مسیح میں تفصیل درج ہیں۔

## ساتواں درجہ ..... نبی

یعنی افرغی نبی جب مرزا قادیانی بن جاتے ہیں اور وحی والہام شروع ہو جاتا ہے تو آپ اپنے رتبے کا بدیں طور اظہار کرتے ہیں۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۴۰، خزائن ج ۸ ص ۲۴۰)

ایک منم کہ حسب بشارات آدم  
عیسیٰ کجاست تاجہد پابمصرم

(ازالہ ادہام ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

نبی بھی بن گئے۔ لیکن بلند پروازی کا خیل ابھی ختم نہیں ہونے پایا۔

## آٹھواں درجہ ..... خدا کا بیٹا ہونا

مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ”میرا مقام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام وہ ہے کہ اگر ہم دونوں خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کریں تو صحیح ہوگا اور عنقریب میں دعویٰ کروں گا کہ میں خود خدا ہوں اور (مجھ سے الوہیت کا دعویٰ) ظاہر ہوگا۔“ (توضیح المرام ص ۲۷، خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اس کے بعد مرزا قادیانی کو الہام بھی ہو گیا۔ ”انت منی بمنزلہ ولدی“ تو میرے لڑکے کی طرح ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

## نواں درجہ ..... خدا ہونا

مرزا قادیانی نے پیشین گوئی تو کی تھی کہ میں خود خدا ہوں اور مجھ سے الوہیت کا دعویٰ ظاہر ہوگا۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کے خدا نے اپنا چارج مرزا قادیانی کے حوالہ کر کے اعلان کر



دیا۔ ”انما امرک اذا اردت شیا ان تقول له کن فیکون“ تیرا کام بغیر اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ جس وقت تو کسی چیز کا ارادہ کرے سب کن کہنے سے ہو جائے گی۔

(حقیقت الہی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔“ جب لفظ کن سے حسب منشاء اشیاء کے پیدا کرنے کے عام اختیارات مرزا قادیانی کو تفویض ہو گئے تو مرزا قادیانی کا خدا فراغت سے تنگ آ کر مرزا قادیانی کے وجود میں پناہ گزین ہوا۔

دسواں درجہ ..... خدا کا باپ ہونا

مرزا قادیانی کو الہام ہوتا ہے۔ (ازالہ اہام ص ۱۵۶، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰) ”انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلیٰ كان الله نزل من السماء“ تحقیق ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ ایسے لڑکے کی جو حق اور بلندی کے ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آئے گا۔ آپ کا لڑکا جب گویا اللہ ہو کر آسمان سے اترنے لگا تو خود مرزا قادیانی گویا اللہ کے باپ ٹھہرے۔ مرزا قادیانی اگر معناری کے امتحان میں فیل ہوئے تو کیا مضائقہ۔ طرفۃ العین میں باطنی انٹرنس کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ مرزا قادیانی کی اس حیرت انگیز ترقی پر کسی نے خوب کہا ہے۔

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے

بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے

ممکن تھا مرزا قادیانی اور بہت کچھ ترقی کرتے۔ لیکن عزرائیل علیہ السلام سدرہ ہوئے اور مرزا قادیانی ۱۳۲۶ھ میں انتقال کر گئے۔

باب دوم ..... انکشاف حقیقت

یعنی ارشادات فریدی جلد سوم میں مرزا قادیانی کے متعلق جتنے تائیدی کلمات مندرج ہیں وہ مولوی رکن دین مؤلف کے خود پیدا کردہ الفاظ ہیں۔ معاندین صداقت، ابتدائے سے ہی مذہب حق پرست کے لباس میں ملبوس ہو کر خفیہ طور پر اپنے زہریلے جراثیم سے اہل حق کو ملوث کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں۔ بدیں صورت مرزائیت کا ایک فرد مسی غلام احمد اختر ساکن اوچہ ریاست بہاولپور حاضر دربار عالیہ فریدیہ ہوا کرتا تھا۔ حضور کا فیض عام، جو دو سخا، دنیا سے غفلت نہیں۔ حضرت نے فیض عام سے حاتم بنا دیئے۔ جو در دولت پر حاضر ہوتا دامن امید کو ہر مقصود سے معمور کر جاتا۔ جس طرح فیض ربانی دنیوی لحاظ سے بلا تیز مذہب و ملت عام ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح المخلوق باخلاق اللہ کے در و دولت سے یاس و حرمان



کلیہ مفقود ہوا کرتی ہیں۔ انہیں افراد سے یہ سنی نما مرزائی مولوی غلام احمد اوچی، حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں بدیں طور عقیدت مندی ظاہر کیا کرتا تھا۔

اے برودہ زخود توحید ترا  
از کون مکان تجرید ترا  
اسرار سلوک پدید ترا  
دل باخت ہر آنکس دید ترا  
اے نام غلام فرید ترا  
از خضر حیات مزید ترا  
حقاں مثل ندید ترا  
حضرت سجادہ نشین مددے

اس سنی نما مرزائی یعنی مولوی غلام احمد اختر کے دوران قیام چاچا ال شریف سے چار سال پیشتر مولوی رکن دین حضور قبلہ اقدس کے ملفوظات جمع کرنے میں مصروف تھا۔ ازاں اس نے موقعہ پا کر مولوی رکن دین کے ساتھ رشتہ عقیدت و رابطہ مودت مستحکم کرنے کے لئے مناسب تجاویز اختیار کیں اور رقومات بطور نذرانہ پیش کرنے لگا۔ مولوی رکن دین جب مسطور رقومات ہو چکے تو اختر صاحب نے مرزا قادیانی نبی کے مراسلات کا سلسلہ شروع کرادیا اور اختر صاحب کی قلم افتراء رقم سے ترسیل جوابات جاری رہے۔ جس کے متعلق مولوی رکن دین کی تحریر شاہد ہے۔ ازاں مولوی رکن دین نے اپنے اخویم مولوی غلام احمد اختر کی طیب خاطر کے لئے چند مقبوسات میں مرزا قادیانی کے متعلق خود پیدا کردہ الفاظ تحریر کر دیئے۔ ملفوظات شریف یعنی اشارات فریدی کے جمع جلدوں کو اول سے آخر تک بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

دیکھے نہ چشم کور تو اپنا قصور ہے

بتین دلیل

مولوی رکن دین نے ۱۹ رجب ۱۳۱۰ھ سے ملفوظات شریف قلم بند کرنے شروع کئے اور ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ تک ۳۸۲ مقابیس جمع کر کے پانچ جلدوں میں ترتیب دے کر فراغت حاصل کی اور اس کتاب کا نام اشارات فریدی رکھا۔ گویا مولوی رکن دین کو ۸ سال ۹ ماہ ۷ یوم کے طویل عرصہ میں ایک سال ۲۲ یوم دربار مطلعے میں شرف حاضری حاصل ہوا۔ کیونکہ مولوی رکن دین کو جس یوم حاضر ہونے کا موقعہ ملتا اسی یوم کے اذکار واقعات ایک مقبوس میں تحریر کرتا۔ جلد اول

ملفوظ شریف جس کو مولوی رکن دین نے ۱۹ رجب ۱۳۱۰ھ سے شروع کر کے ۲۲ محرم ۱۳۱۲ھ تک یعنی ایک سال ۵ ماہ ۶ یوم کے عرصہ میں ختم کیا ہے۔ صرف ۲۲ مقبوس تحریر ہوئے۔

جلد دوم جس کو ۲۶ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ سے لے کر ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ تک دو سال تین ماہ کے عرصہ میں ختم کیا جاتا ہے۔ ۳۲ مقبوس درج ہوتے ہیں۔ تقریباً چار سال کے عرصہ میں ۱۱ مقبوس تحریر کئے جاتے ہیں اور مرزا قادیانی کے متعلق ان دونوں جلدوں میں کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب مولوی غلام احمد اختر کی اخوت مولوی رکن دین سے مستحکم ہوتی ہے اور مرزا قادیانی کے مراسلات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ذرا مولوی صاحب کا زور قلم ملاحظہ فرمائیے کہ اس جلد ثالث کو جس میں مرزا قادیانی کے مراسلات کی آمد و رفت اور اپنے اخویم مولوی غلام احمد اختر کی قلم سے ترسیل جوابات کا ذکر کیا گیا ہے۔ سات ماہ ۴ یوم کے عرصہ میں ۸۷ مقبول تحریر کر کے ختم کر لیتے ہیں۔ عیاں را چہ عیاں!

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیسری جلد کی تالیف جس میں نہایت عجلت سے کام لیا گیا ہے۔ مولوی رکن دین کی واحد شخصیت کی استطاعت سے باہر ہے۔ بلکہ مولوی غلام احمد اختر کی رفاقت نے مولوی رکن دین کی قوت تحریر میں چند گنا اضافہ کر دیا۔ جس سے سات ماہ کا کام چار سال کی کارکردگی سے زائد ہو گیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب کی قلم بھراہنی اصلی اور فطرتی طاقت کی طرف راجع ہوئی۔ حسب دستور سابق تین سال اور چاہ ماہ کے عرصہ میں جلد چہارم اور پنجم لکھا گیا۔ ان میں بھی مرزا قادیانی کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔ صرف جلد چہارم کے ایک مقام پر غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ جس کے متعلق عنقریب تفصیل بیان کی جائے گی۔ العیاذ باللہ! اگر حضور قبلہ اقدس نے قادیانی نبی کے دعاوی کی تصدیق فرمائی ہوتی تو مابین تعلقات میں یوں اضافہ ہوتا رہتا۔ سلسلہ مراسلات بدستور جاری رہتا۔ لیکن چوتھی اور پانچویں جلد میں نہ کہیں دعاوی مرزا کی تصدیق اور نہ مراسلات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان حالات کو بغور دیکھنے سے ہر ذی فہم انسان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔

کوئی بات تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اشارات فریدی جلد سوم کو حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں بغرض اصلاح و صحیح پیش

نہیں کیا گیا۔

مولوی رکن دین مؤلف اشارات نے لکھا ہے کہ جو کچھ ملفوظات شریف قلم بند کئے

گئے ہیں۔ حضور قبلہ اقدس کے مطالعہ سے مشرف ہو کر اصلاح پذیر ہو چکے ہیں۔ تیسرے جلد کے

متعلق مولوی صاحب کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ مولوی رکن دین کی اپنی تحریر سے یہ اصول ثابت ہوتا ہے کہ مولوی رکن دین جس وقت ایک جلد کی تالیف سے فارغ ہو جاتا تھا تو دوسری جلد کے دوران تالیف میں پہلے جلد کی اصلاح و صحیح حضور قبلہ اقدس سے کرا تا رہتا اور اس اصلاح و صحیح کا مقابلیں میں بالتفصیل ذکر بھی کر دیتا۔ لیکن تیسری جلد کا حضور قبلہ اقدس کی خدمت سر پا برکت میں پیش حسب دستور کوئی بالتفصیل ذکر نہیں ہے۔ صرف جلد کے آخر میں یہ لکھ دیتا کہ یہ خط ملاحظہ حضور سے آراستہ ہو چکا ہے۔ دعویٰ بلا دلیل اور مولوی رکن دین کے اپنے اصول قائم شدہ کے برخلاف ہے۔ تفصیل عرض ہے۔

”چند اوراق از مقبوس نهم تا مقبوس چهاردهم جمع شده بودند در بغل داشم اشارہ فرمودند کہ مرادہ پس بخدمت خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقاہ سپردم بعد مطالعہ تبسم نمودند و فرمودند امروز دیدہ ام دیگر روز تو بخوانی دمن سماع خواہم کرد۔“

### خلاصہ مطلب

۱۳ تا ۹ مقابلیں حضور قبلہ اقدس کے زیر ملاحظہ ہوئے۔ بعد حضور نے فرمایا آئندہ تو پڑھا کر اور میں سماع کروں گا۔

جلد دوم مقبول اول: جزویکہ بشنوائیدن آن وعدہ منعقد شدہ بود بایضائے رسید۔ ترجمہ: باقی مقابلیں جلد اول کے متعلق جو وعدہ کیا گیا تھا پورا ہوا۔ جسے حضور قبلہ اقدس نے مسوع فرمائے۔ مولوی رکن دین جلد اول کے دوران تالیف میں باوجود ڈیڑھ سال کا عرصہ خرچ کرنے کے صرف چودہ مقابلیں حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں پیش کر سکا۔ جو باقی رہ گئے وہ دوسری جلد کی تالیف کے وقت پیش کئے گئے۔ اشارات فریدی جلد دوم جو سوا دو سال کے عرصہ میں ختم ہوا تھا۔ باوجود اس قدر طویل عرصہ کے حضور قبلہ اقدس کی خدمت پیش نہ ہو سکا۔ مولوی رکن دین اپنے اخویم اختر صاحب کے رفیقہ اخوت میں اس قدر محو ہوا کہ دوسری جلد کی اصلاح تو یاد نہ رہی اور تیسری جلد کی تالیف شروع کر دی۔ جب تیسرا جلد قریب اتمام پہنچا تو مولوی رکن دین نے خیال کیا کہ کہیں تیسرے جلد کا بغرض اصلاح و صحیح مطالبہ نہ ہو جائے۔ ازاں اب دوسرے جلد کی اصلاح یاد آ گئی۔ ارشاد فریدی جلد سوم مقابلیں ۵۳۔ ”عرض کردم کہ جلد دوم از مقابلیں الجالس نوشہ شد و تمام گردید حضور کرم فرمودہ ملاحظہ اصلاح فرمائید فرمودند بیارو بخوان۔“

ترجمہ: میں نے عرض کی دوسرا جلد تمام ہو چکا ہے۔ ملاحظہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا لے آ اور پڑھا ازاں اس جلد کو آگے بغور دیکھنے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اشارات فریدی جلد سوم

کے تالیف تک جلد دوم کے ۴۱ مقامیں زیر اصلاح و تصحیح آچکے ہیں۔ چھ مقامیں جلد دوم کے رہ گئے ہیں اور مولوی رکن دین نے جلد سوم کی آخر میں تحریر کر دیا۔ ”اس جلد سوم از اوّل تا آخر بجناب اقدس حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بقاء سبق بہ سبق خواندہ ام!“

(یعنی اس تیسری جلد کو اوّل سے آخر تک حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں میں نے سبق بہ سبق پڑھا ہے) الا ماں اور نہ جلد چہارم میں اس جلد سوم کی تصحیح کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان امور سے ثابت ہوتا ہے کہ جلد سوم حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں قطعاً پیش نہیں کیا گیا۔

### نصوص قطعیہ

جس وقت صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب امیر ریاست ٹوٹک، اشارات فریدی کے پہلے تین جلد طبع کرا کے حضور اقدس، شمع شبستان ہدایت، مرکز فلک الولایۃ، واقف رموز فریدت شیخ المشائخ مولانا خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم غریب نواز کی خدمت سراپا برکت میں پیش کرتا ہے تو آپ تیسری جلد کا ملاحظہ فرمانے کے بعد مؤلف ملفوظ مولوی رکن دین سے سخت رنجیدہ ہوتے ہیں اور اس جلد ثالث کی اشاعت سے بھی منع فرمادیتے ہیں۔

بدیں طور حضور اقدس المشائخ، مقتدائے عارفین، قدوة الکاملین، مرشدنا و مولانا حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ العزیز کے زماں فیض اقتراں میں بھی مولوی رکن دین کے اس فعل کو بے حد ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں مرزائی صاحبان نے اس قسم کے پراپیگنڈوں یعنی حضور قبلہ اقدس کے متعلق ایسی بے بنیاد اور غلط اشاعت کرنے سے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی تو اس جانب سے بھی تردید انفرایات مولوی رکن دین میں کوئی خاص طریق اختیار نہ کیا گیا۔ لیکن مریدان و معتقدان کو اس بہتان عظیم سے کھل آگاہ کر دیا گیا۔

چنانچہ تاجدار کشور یقین، سند الکاملین، مولانا خواجہ فیض احمد صاحب سجادہ نشین کی خدمت سراپا برکت میں مشرب فریدی کے مقتدر حضرات (حضرت قدوة الاصفیاء مولانا محمد یار صاحب و حضرت مولانا امام بخش صاحب جام پوری و مولانا فاضل اجل سراج احمد صاحب ساکن مکہ بیلہ و میاں الہ بخش صاحب خلیفہ ساکن چاچڑاں شریف) نے بطور شہادت بیان کیا ہے کہ حضرت غریب نواز، شیخ المشائخ، قطب مدار زماں خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم نے بوقت ملاحظہ اشارات فریدی جلد سوم ارشاد فرمایا تھا۔ ”میاں رکن دین نے ملفوظ شریف (اشارات فریدی) جمع کر کے اپنی نجات کا اچھا سامان کیا تھا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق جو انفرات درج کئے ہیں اپنی محنت بھی رائیگان کی ہے اور آخرت بھی۔“

حضرت زبدۃ الاقنیاء والصلحاء مولانا خواجہ نور احمد صاحب فریدی نازکی

مسند آرائے فرید آباد شریف ریاست بہاولپور کی شہادت عظمیٰ

مقدمہ بہاولپور کے دوران میں شیخ الجامعہ و شیخ الحدیث صاحبان بہاولپور نے اشارات فریدی کے متعلق بذریعہ خطوط آپ سے استفسار کیا تھا تو حضرت مولانا صاحب نے جواباً تحریر فرمایا۔  
..... حضرت خلیفۃ العالم شیخ الشیوخ خواجہ محمد بخش صاحب نازک قطب مدار قدس سرہ نے اشارات فریدی کے مصنف مولوی رکن دین صاحب کو بوجہ غلط تائید مرزا قادیانی کے اچھا نہیں سمجھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ مرزا قادیانی کے متعلق جو باتیں اشارات فریدی میں درج ہیں نکال دینی چاہئیں۔

۲..... ہمارے تمام پیران عظام اور جماعت فریدیہ کا مذہب پاک المل السنۃ والجماعۃ ہے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیت کے بلائک منکر ہیں۔ فقیر نور احمد فریدی نازکی بقلم خود! حضرت عارف کامل خواجہ فضل حق مہاروی سجادہ نشین منگھراں شریف فرمایا کرتے تھے۔ اشارات فریدی جلد سوم میں جتنے الفاظ متعلق تائید مرزا قادیانی مندرج ہیں۔ محض الحاقی افتراءئی ہیں۔

مولوی رکن دین کا تالیف ملفوظ شریف جلد ثالث میں انتہائی درجہ عجلت سے کام لینا پھر بغرض اصلاح و تصحیح حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں پیش نہ کرنا مزید براں مقتدر حضرات کا شہادت دینا کہ کلمات مرزائیوں کے مؤلف کے اپنے خود ساختہ الفاظ ہیں۔ خصوصاً واقف رموز فریدیہ، مظہر اتم، حضور نازک کریم، غریب لواز کا مؤلف ملفوظ سے رنجیدہ ہونا اور کلمات مرزائیہ کے اخراج کا حکم فرمانا صاف اس امر کی دلیل ہے کہ یہ سب مولوی رکن دین کا افتراء ہے۔

اب ہم اگر خوش نظری سے کام لیتے ہوئے میاں رکن دین کے محررہ کلمات مرزائی میں تاویلات کریں تو قطع نظر اس کے کہ یہ کفر و ایمان کا سوال ہے۔ اپنے پیران عظام کے ارشادات سے انحراف پتہ ہوگا۔ خدا محفوظ رکھے۔

باب سوم ..... کیا مرزا قادیانی کو من عباد اللہ الصالحین سے لکھا گیا

مرزائی صاحبان اور چند دریدہ دہن معترضان اس امور پر بڑا زور دیتے ہیں کہ حضور قبلہ اقدس نے مرزا قادیانی کو من عباد اللہ الصالحین شمار فرمایا ہے۔ اولاً یہ لفظ بھی ملفوظ شریف جلد ثالث میں مندرج ہیں۔ ملفوظ شریف کے متعلق مکمل بحث و تحقیق ہو چکی ہے۔

ثانیاً: بفرض محال جس وقت حضور قبلہ اقدس کی طرف سے مرزا قادیانی کو من عباد اللہ الصالحین لکھا جاتا ہے۔ اس وقت مرزا قادیانی کی ابتدائی منزل تھی۔ جس کے متعلق گذشتہ صفحات میں ارشاد ہو چکا ہے۔ اس کے عقائد مسلمانوں کے سے تھے اور اس کے ہوش حواس صحیح الدماغ انسان جیسے تھے۔ مرزا قادیانی ایک قصیدہ معہ ایک مراسلہ کے حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں۔ چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ جس سے مرزا قادیانی کے ابتدائی عقائد کا پورا پتہ لگ سکتا ہے۔

اقتباس از مراسلہ مرزا قادیانی

از مکرمی اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب السلام علیکم اوشان بذکر اخیر آں مکرم رطب اللسان سے مانند عجب کہ اوشان در اندک صحبت دلی محبت و اخلاص ہاں مکرم پیدا کردہ اند چند بار ایں خارق امر ازاں مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازیں زیارت نبوی ﷺ خواہد شد چنانچہ ہماں شب مشرف بزیارت شدم۔ والسلام!

الراحم: خاکسار غلام احمد از قادیان

حاصل ترجمہ

مکرمی حکیم نور دین کی طرف سے السلام علیکم وہ جناب کے ذکر خیر سے زباں کو تازہ کہتے ہیں۔ تھوڑی سی صحبت سے بہرہ یاب ہو کر آپ سے دلی محبت و عقیدت مخلصانہ کہتے ہیں۔ انہوں نے چند دفعہ آپ کی اس کرامت کا ذکر کیا ہے کہ مجھے آپ نے برائے زیارت حضور نبی کریم ﷺ ایک درود شریف پڑھنے کے لئے فرمایا تھا۔ چنانچہ اسی رات میں زیارت سے مشرف ہوا۔ ”والفضل ماشہدت بہ الاعداء“ بزرگی وہ جس کا دشمن اعتراف کریں۔ اسی قسم کی عقیدت ظاہر کی اور قصیدہ بھی ارسال کیا۔

قصیدہ مرزائی قادیان بدحت فرید الزمان

اے فرید وقت در صدق و صفا  
ہاتو باد آں رو کہ نام او خدا  
بر تو بارو رحمت یار ازل  
در تو تابد نور دلدار ازل  
ما مسلمانیم از فضل خدا  
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا



ہست او خیر الرسل خیر الانام  
ہر نبوت رابرود شد انتقام  
از ملائک و از خبرے ہامعاد  
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد  
آں ہمہ از حضرت احدیت است  
مگر آں مستحق لعنت است

مرزا قادیانی اپنے اس گئے گزرے عقیدہ میں نبوت بجمیع اقسامہا یعنی حقیقی ظلی  
بروزی کو حضور سید الکونین محبوب رب العالمین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم سمجھتے ہیں اور خبر ہائے معاد  
یعنی آمد عینی ظہور مہدی و خروج دجال وغیرہ جو احادیث نبویہ سے جس کیفیت سے ثابت ہیں۔ ان  
کے منکرین کو مستحق لعنت کہتے ہیں۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے انسان کو من عباد اللہ الصالحین کہنے میں  
کیا کوئی اہل علم توقف کر سکتا ہے۔ حضور قبلہ اقدس نے بھی اس بناء پر اگر مرزا قادیانی کو من عباد اللہ  
الصالحین تحریر فرما دیا تو واجب التسلیم!

لیکن اس کے بعد مرزا قادیانی کے اعتقادات میں اجراء تنازع ہونا اس کے لئے  
مرزا قادیانی کا اپنا مبارک ارشاد کافی ہے کہ مگر آں مستحق لعنت است! کسی دوسرے آدمی کو اس  
معاملہ میں مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں۔ جادوہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔

حالت: ملفوظ شریف جلد ثالث ۱۷۹ میں مولوی رکن دین صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی  
عبدالجبار و مولوی عبدالحق نے (جو کہ مشہور وہابی تھے) حضور قبلہ اقدس کی خدمت میں چند خطوط  
بھیجے کہ حضور نے مرزا قادیانی کو من عباد اللہ الصالحین کیوں لکھا ہے۔ حضور قبلہ اقدس کی جانب سے  
جواب تحریر کیا گیا۔ جس طرح میں مرزا قادیانی کو نیک سمجھتا ہوں۔ اسی طرح آپ صاحبان کو بھی  
نیک تصور کرتا ہوں۔ اگرچہ لوگ آپ کو وہابی کہتے ہیں۔ اچھی!

جہاں مرأت حسن شاہد ماست  
نشاہد وجد فی کل ذرات

باب چہارم ..... اظہار حق

مولوی رکن دین نے اگرچہ مولوی غلام احمد اختر مرزائی کے تلبیسات سے متاثر ہو کر  
ملفوظ شریف جلد ثالث میں خود پیدا کردہ الفاظ تحریر کر دیئے۔ تاہم مولوی رکن دین کی قلم اظہار حق  
سے نہ رک سکی۔ واللہ متم نورہ!



۱..... (ملفوظ شریف جلد ثالث ص ۴۲) میں درج ہے کہ حضور قبلہ اقدس نے مرزا قادیانی کو اجتہاد اور کشف میں قحطی قرار دیا ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے۔ حضور قبلہ اقدس نے فرمایا کہ مرزا قادیانی نے آئٹم پادری کے متعلق پیشین گوئی کی تھی کہ اس سال کے اندر مر جائے گا۔ لیکن مرزا قادیانی کے کہنے کے خلاف وہ دوسرے سال فوت ہوا۔

۲..... گویا مرزا قادیانی اپنی پیشین گوئی میں کاذب نکلے۔

تنقید

خطا کار اور جھوٹی خبریں دینے والا انسان کبھی نبوت اور مہدیت کے قابل نہیں ہوا کرتا۔ جب حضور قبلہ اقدس مرزا قادیانی کو قحطی اور کاذب سمجھتے ہیں تو اس کے دعاوی کی تصدیق کیسے فرما سکتے ہیں۔ صرف مرزا قادیانی کی یہ ایک پیشین گوئی نہیں جو جھوٹی ثابت ہوئی ہو۔ بلکہ ایسی ہزار ہا مثالیں موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے متعلق مختلف پیشین گوئیاں کیں۔ آسمان پر اپنے خدا سے نکاح پڑھوایا۔ لیکن ایک نہ چلی۔

رویا کیا محمدی بیگم کے عشق میں

لیکن ہوئی نہ آہ میں تاثیر دیکھئے

ہاں البتہ مرزا قادیانی کی ایک پیشین گوئی جو بالکل صحیح اور صادق نکل، تحریر کئے دیتا ہوں۔ بغور ملاحظہ فرمادیں۔ مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ اہل حدیث امرتسری کے متعلق یہ پیشین گوئی ظاہر فرمائی تھی کہ سچے کی موجودگی میں جھوٹا مر جائے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ مرزا قادیانی تو فوت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری تاحال زندہ ہے۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئی سے معلوم ہوا کہ مولوی ثناء اللہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت مسیحیت، مہدویت، مجددیت کرنا محض دنیا کمانے کا پر فریب دام ہے۔ نیز مرزا قادیانی صرف خطا کار نہیں بلکہ مرزا قادیانی کا خدا بھی خطا کار ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶) ”انسی مع الرسول اجیب اخطی واصیب“ مرزا قادیانی کو وحی ہوتا ہے۔

ترجمہ: میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں۔ خطا بھی کرتا ہوں اور ثواب بھی۔ جب مرزا قادیانی کا خدا بھی خطا سے محفوظ نہ رہ سکا تو مرزا قادیانی کا کیا کہنا۔

استفسار از مرزا قادیانی

مرزا قادیانی کے مریدان کے ہفوات و دروغ آمیز کلمات سے قطع نظر کرتے

ہوئے خود مرزا قادیانی ہی سے کیوں نہ استفسار کیا جائے۔ تاکہ یقینی فیصلہ ہو اور بعد میں کسی قسم کے بولنے کی گنجائش نہ ہو۔

سائل

مرزا قادیانی: براہ مہربانی مجھے اس بات سے آگاہ فرما سکتے ہیں کہ حضور رہنمائی سالکان قبیلہ عارفان حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مسند آرائے تخت چاچاں نے آپ کے دعاوی تصدیق فرمائی ہے۔

جواب از طرف مرزا قادیانی بزمان حال

کلا وحاشا: نہیں، بالکل نہیں۔ میں نے تو قصیدے لکھے۔ متفرق طریقوں سے ارادت و عقیدت ظاہر کی۔ اپنا ایک مرید خاص مولوی غلام احمد اختر کو خاص اس کام پر متعین کیا۔ لیکن اس مقدس ہستی نے ہمارا کوئی جادو موثر نہ ہونے دیا۔ میں حیران ہوں اس بات کے پوچھنے کی کیا ضرورت۔ میں نے تو اپنے رسالہ (انجام آتم ص ۱۷، خزائن ج ۱۱ ص ۱۷) میں ان سجادہ نشینوں کے اسماء درج کر دیئے ہیں جو میرے مکذبین و کفر بن تھے جو مجھے کافر اور کاذب جانتے تھے۔ آپ (انجام آتم ص ۱۷، خزائن ج ۱۱ ص ۱۷) میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس فہرست میں حضرت ذیل کے اسماء عظام شامل ہیں۔

(حضور قبلہ اقدس) میاں غلام فرید صاحب چشتی چاچاں علاقہ بہاولپور، گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری، حضرت خواجہ میاں الہ بخش صاحب تونسوی، حضرت خواجہ میاں نور احمد صاحب سجادہ نشین مہاراناوالہ (حضرت) پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ۔  
سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزائی صاحبان ان مقدس ہستیوں کے اسماء عظام کو کیوں داغ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن کی عصمت اور برآۃ کے متعلق ان کا پنجابی مہدی بالقابہ شہادت دے چکا ہو۔

باب پنجم ..... حضور قبلہ اقدس کا احسان عمیم

حضور قبلہ اقدس فداہ روجی نے ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی ہے جو احکام شریعت و مسالک طریقت و اسرار حقیقت و رموز معرفت کا بے انتہاء منبع و مخزن ہے۔

اس کتاب میں حضور قبلہ اقدس نے عقائد مذہب پاک اہل السنہ و اجماعہ و چند مسائل ضروریہ خبر ہائے معاد کو جس وضاحت سے بیان فرمایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل کے غارتگران

دولت ایمان کی ڈاکہ زنی کا نقشہ حضور قبلہ اقدس کے پیش نظر تھا۔ لہذا حضور قبلہ اقدس نے موجودہ بہتان یا افراد متعلق تائید مرزا ایت کی تردید خود فرمادی ہے۔ نیز حضور قبلہ اقدس نے فرقہ احمدیہ کو علی الاعلان ناری فرقوں میں شمار فرمانے کے بعد ان عقیدوں کی تفصیل بھی ذکر فرمادی ہے۔

جس کے بل بوتے قادیانی نبی اپنی خانہ زاد نبوت، مہدیت، مسیحیت جیسے ایمان سوز و کفر افروز دعاوی کی بادر صر سے اہل اسلام کے کسن ایمان کو مرجھانہ اور اجاڑنا چاہتا ہے۔

۱..... قادیانی نبی، ختم نبوت کا قائل نہیں۔

۲..... قوم انصاری کو دجال اور یاجوج ماجوج سمجھتا ہے۔

۳..... ریل گاڑی اس کے نزدیک خرد جال ہے۔

۴..... حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔

مسیح موعود اور مہدی موعود اس کے حسب خیال ایک ہی شخص ہونا چاہئے۔ قادیانی نبی نے اس قسم کی اور ہزاروں تحریفیں کیں۔ چونکہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود و مہدی موعود بننے کا شوق دامگیر تھا۔ اسی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی نے کتاب الہیہ واحادیث رسول اللہ ﷺ کو پس پشت ڈال کر طبع زاد علامات ایجاد کیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ ”حبك الشیء یعمی ویصم“ کسی چیز کی محبت انسان کو نابینا و بہرہ بنادیتی ہے۔

مرزا قادیانی کو بھی مہدیت و مسیحیت کی بے حد محبت و جنون نے آیات واحادیث کے صحیح مفہوم دیکھنے، سمجھنے اور سمجھانے سے کوسوں دور رکھا۔ لیکن قربان اس کشور صدق و یقین کے فرید الدہر، تاجدار، پر جس نے آیات واحادیث کا صحیح لب لباب نکال کر رسالہ فوائد فریدیہ کی صورت میں پیش کیا۔ جس میں تمام آنے والی روحانی امراض و خطرات سے آگاہ فرمادیا اور قادیانی نبوت کی خیالی عمارت جس بنیاد پر ڈالی گئی تھی۔ اس کا پورا قلع قمع فرما کر میدان و معتقدان و عامہ اہل اسلام پر احسان عمیم فرماتے ہوتے ہوئے مرہون بنالیا۔

گردن زیر بار منت او

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہونے کی تشریح فرمائی۔ علامات ظہور مہدی و نزول مسیح و خروج دجال و یاجوج ماجوج کو بالتفصیل بیان فرمایا۔ ازاں اس مختصر رسالہ میں حضور کے مؤلف رسالہ فوائد فریدیہ سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو قادیانی نبی کے طعنانہ عقائد و حضور قبلہ اقدس کے مقدس ارشادات میں مکمل تضاد ہونے کا پورا علم ہو سکے۔

(واللہ الموفق للصواب)

حضور نے احمدیہ فرقہ کو ناری فرقوں میں درج فرمایا ہے  
اس رسالہ کے صفحہ ۲۹، ۳۰ پر ناری و ناجی کا بالتفصیل ذکر کیا گیا۔ حضرت اقدس نے  
صرف فرقہ اہل سنت والجماعۃ کو ناجی (یعنی بہشتی، اہل حق، راہ مستقیم پر چلنے والا) قرار دیا ہے اور  
پھر اہل سنت والجماعۃ کو تین حصوں میں منقسم فرمایا ہے۔ فقہاء، اہل حدیث، اہل تصوف اس کے  
بعد ناری فرقوں کے اسماء کا بالتفصیل ذکر ہے۔ جس میں احمدیہ فرقہ بھی مندرج ہے۔ جب حضور  
قبلہ اقدس مرزائی جماعت کو ناری اور خارج از ایمان لکھیں تو کسی آدمی کا مرزا قادیانی کو صالح یا  
کچھ اور لکھ کر حضور کی طرف نسبت کر لینا کب قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔

سجدہ اسی طرف کو ہے عاشقوں کا زاہد  
جس طرف کو وہ اپنی ابرو ہلا رہا ہے

انتباہ

مرزائی صاحبان نے اپنے آپ کو مرزا قادیانی کا پورا عقیدت کیش ثابت کرنے کے  
لئے اپنے مذہب کا نام احمدیہ تجویز کیا۔ گویا احمدی اصل میں غلام احمدی ہے۔ کثرت استعمال کے  
باعث غلام کا لفظ تخفیف کیا گیا ہے۔

لاہوری و قادیانی

دونوں مرزائی جماعتیں مرزا قادیانی کی متبع ہیں۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات میں ان  
دونوں جماعتوں کے ایک ہی عقائد تھے۔ ان کی وفات کے بعد جب مولوی محمد علی امجد جماعت  
احمدیہ لاہور و خواجہ کمال الدین مرزا قادیانی کے اندوختہ خزینہ سے محروم کئے گئے تو اس اختلاف  
کے باعث احمدیت دو فرقوں میں منقسم ہو گئی۔ لاہوری، قادیانی، چونکہ تمام جمع شدہ خزانہ قادیانیوں  
کے قبضہ میں آ گیا تھا اور ان کی جماعت بھی کثیر تھی۔ انہوں نے جرأت کر کے بیاگ دہل اعلان  
کر دیا کہ ہم مرزا قادیانی کے جمیع دعاوی کی تصدیق کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔  
لاہوریوں نے عامہ مسلمانوں پر اثر قائم کرنے کے لئے بزدلی سے کام لیا اور یہ لکھنا شروع کیا۔ ہم  
مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔

کیونکہ جب مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے کسی دعویٰ  
کو نہ ماننا اس کا صاف مطلب ہے کہ مرزا قادیانی کاذب ہیں۔ جھوٹے دعاوی کرنے والا اور غلط  
تعلیم دینے والا کبھی مجدد نہیں بن سکتا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لاہوری مرزائی صاحبان قادیانیوں کے ساتھ ذاتی رنجش کی بنیاد پر اپنے مافی الضمیر عقائد کے برخلاف اظہار کرتے ہیں۔ بہر کیف احمدی ہونے میں دونوں جماعتیں شریک ہیں اور احمدیہ فرقہ کو حضور قبلہ اقدس نے ناری (خارج از ایمان) فرقوں میں شمار فرمایا ہے۔

## حضور قبلہ اقدس کے ارشادات متعلق جزہائے معاد

### مرزا قادیانی کے اعتقادات میں تضاد، ختم نبوت

#### الف..... ارشاد حضور قبلہ اقدس

”ختم المرسلین وسید النبیین محبوب اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کہ افضل از تمام انبیاء است وسبب ایجاد ایشان و تمام عالم است و حضرت الصلوٰۃ والسلام در وجود و ظہور بعد تمام انبیاء است کہ پس ایشان حکم رسالت محمشت و حکم ولایت صادر۔“

ترجمہ: ختم المرسلین وسید النبیین محبوب اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور جمع انبیاء تمام دنیا کے ظہور کا باعث ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وجود اور ظہور میں تمام انبیاء کے بعد ہیں۔ کیونکہ آپ کے بعد رسالت کا حکم مٹ چکا ہے اور ولایت کا باقی

#### تتقید

مرزا قادیانی تو آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ متعلق ختم نبوت کو پس پشت ڈال کر خود نبی بن بیٹھے۔ خدائے دو جہاں منزل قرآن نے تو حکم فرمادیا تھا۔ ”ماکان محمد ابدا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین“ وکان اللہ بكل شیء علیما“ ﴿محمد تم لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن خدا کا رسول ہے اور آخری نبی ہے اور خداوند کریم ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔﴾

لیکن مرزا قادیانی نے جدید نبوت کے اجراء کرنے والے عدو اللہ کو تلاش کر لیا اور حکم عام صادر فرمادیا کہ جو شخص مجھے نبی نہیں مانے گا وہ کافر ہے۔ ”نعوذ باللہ من ذالک“

## ظہور امام مہدی علیہ السلام

### ب.....ارشاد حضور قبلہ اقدس

”بدانکہ علامات قیامت کہ آمدن اواز و جوبات است و منکر آں کافرست میسائند کہ بحدیث شریف ثبوت یافتہ آمد اول ظہور حضرت مہدی کہ امام اولیاء خواهد شد قدر هفت سال برسلطنت حکمرانی میباشد و اکثر خلق را مطیع الاسلام گردانند۔ (فوائد فریدیہ ۳۳)  
ترجمہ: جاننا چاہئے کہ علامات قیامت جس کا آنا ضروری ہے اور جس کا منکر کافر ہے۔ بہت ہیں۔ اول ظہور حضرت مہدی جو کہ امام اولیاء ہوگا۔ تقریباً سات سال بادشاہی کرے گا اور اکثر خلق کو اسلام کا مطیع بنالے گا۔

### تنقید

مرزا قادیانی تو خود مہدی بن بیٹھے۔ اجراء علامات کا بغور ملاحظہ ہو۔ امام اولیاء تو اس طرح بنے کہ اپنے زمانہ کے ۳۸ عدد اولیاء عظام اور ۵۸ عدد علماء کرام کو (انجام آتھم ص ۷۰، ۷۱، خزائن ج ۱۱ ص ۷۰، ۷۱) پر کندہ بین و مکفرین میں شمار کر دیا۔  
سلطنت پہ حکمرانی: کاش اگر مرزا قادیانی کو عنایت اللہ خاں والی کابل کی طرح ایک یوم یا بچہ سقہ کی طرح چند ماہ کی سلطنت نصیب ہو جاتی یا گورنمنٹ برطانیہ مرزا قادیانی کو اس کی ایمان فروشی و جہاد جیسے رکن اسلام کی منسوخی کے معاوضہ میں ایک دن کے لئے کسی صوبہ کا گورنر متعین کر دیتی تو کچھ دلیل ہو جاتی۔ لیکن وائے قسمت کہ مرزا قادیانی محروم سلطنت رہے۔  
اکثر خلق کو مطیع اسلام بنانا، مرزا قادیانی نے اپنے چند معدودہ لبیک کہنے والوں کے بغیر تمام دنیا اسلام پہ فتویٰ کفر لگا دیا۔ کیونکہ ان کے حسب خیال مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والا کافر ہے۔

## خروج دجال

### ارشاد حضور قبلہ اقدس

”بعد ازاں دجال پلید لعنۃ اللہ علی حکم ربانی ہجراہ شہود و علم خواهد نزد۔ و آں پلید یک چشم باشد۔ حضرت مہدی از بیت او، در بیت المقدس مقام خواہند نمود، حکمرانی آں پلید جہانرا احاطہ خواہد کرد۔ لیکن اور اتوفیق داخل شدن در مساجد مساجد و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نیست و ایام سلطنت او بعضے چہل روز میگویند کہ یکے روز از انہا قدر چہل سال باشد باقی ایم را مقدار معلوم نیست و بعضے



حکومت دو نیم روز میگویند و اس دو نیم روز مثل دو نیم سال باشند و اکثر خلق اللہ را روگردان از اسلام و تابع خود خواهد ساخت الا ماشاء اللہ و ہر چیز از اقسام جن و پری و شیطان و کوه درخت تابع حکم او میباشند تا آنکہ درخت پیش او رقص خواهند کرد و مردگان رازندہ خواہد ساخت و ہر چیز کہ از طلبیدہ خواہد شد ہماں موجود کردہ خواہد داد از اس سبب اکثر تابع او خواهند گشت۔ نعوذ باللہ من شر الدجال!

(فوائد فریدیہ ص ۳۳)

ترجمہ: اس کے بعد دجال پلید لعنۃ اللہ علیہ بحکم خدا ظاہر ہوگا۔ وہ پلید یک چشم ہوگا۔ حضرت مہدی اس کی ہیبت سے بیت المقدس میں قیام کریں گے۔ اس کی سلطنت تمام جہاں کو احاطہ کر جائے گی۔ لیکن اسے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں مساجد میں داخل ہونے کی توفیق نہ ہوگی۔ اس کی سلطنت کی معیاد بعض چالیس یوم کہتے ہیں کہ ایک روز ان میں سے بقدر چالیس سال ہوگا۔ باقی ایام کا اندازہ معلوم نہیں۔ بعض اس کی حکومت دو نیم روز کہتے ہیں اور یہ دو نیم روز مثل دو نیم سال کے ہوں گے۔ اکثر مخلوقات کو اسلام سے منحرف کر کے اپنا تابع بنالے گا۔ الا ماشاء اللہ و ہر چیز جن پری شیطان پہاڑ درخت اس کے تابع فرمان ہوں گے۔ حتیٰ کہ درخت اس کے آگے رقص کریں گے۔ مردوں کو زندہ کرے گا اور جو چیز اس سے طلب کی جائے گی موجود کر دے گا۔ اسی سبب سے اکثر لوگ اس کے تابع ہو جائیں گے۔ نعوذ باللہ من شر الدجال!

الحمد مرزا قادیانی

مرزا قادیانی اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۲۰، خزائن ج ۶ ص ۳۱۶) علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے سورۃ اذ از لزلت الارض کی طبع زاد تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ عبارت ملفظہ درج ہے۔

”اب ظاہر ہے کہ یہ تغیرات اور فتن اور زلازل ہمارے زمانہ میں قوم نصاریٰ سے ہی ظہور میں آئے ہیں۔ جن کی نظیر دنیا میں کبھی نہیں پائی گئی۔ پس یہ ایک دوسری دلیل اس بات پر ہے کہ یہی قوم وہ آخری قوم ہے جس کے ہاتھ سے طرح طرح کے فتنوں کا پھیلنا مقدر تھا۔ جسے دنیا میں طرح طرح کے ساحرانہ کام دکھائے اور جیسا کہ لکھا ہے کہ دجال نبوت کا دعویٰ کرے گا اور نیز خدائی کا دعویٰ بھی اس سے ظہور میں آوے گا وہ دونوں باتیں اس قوم سے ظہور میں آئیں۔“

تنقید

مرزا قادیانی قوم نصاریٰ کو دجال بتلاتے ہیں اور حضور قبلہ اقدس نے دجال کے متعلق جو علامات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے قوم نصاریٰ میں ایک علامت بھی موجود نہیں۔ مثلاً



مقامات مقدسہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے داخل ہونے سے محروم رہنا۔ پادری تو داخل ہوتے رہے۔ لیکن مرزا قادیانی تمام عمر محروم رہے۔ اخبار ام القریٰ مجریہ اکتوبر ۱۹۳۰ء نے لکھا تھا کہ ایک مرزائی مبلغ مکہ معظمہ جا رہا تھا۔ ابن سعود نے اسے کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔

اب حج کے لئے تو انہیں مکہ شریف جانے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ کیونکہ مرزا محمود احمد قادیانی نے دسمبر کے آخری ہفتہ کو ایام ظلی حج مقرر فرما دیا ہے۔

کبھی حج ہو گیا سا قہ کبھی قید جہاد انھی

شریعت قادیان کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی

قوم نصاریٰ جب مرزا قادیانی کے حسب خیال دجال ٹھہرے تو گویا مرزا قادیانی نے ابتداء عمر میں دجال کی ملازمت کی۔ کیونکہ مرزا قادیانی سیالکوٹ عدالت خفیہ میں پندرہ روپے ماہوار پر محرر متعین رہے۔ پھر بغرض ترقی روزگار، مختاری کے امتحان میں شامل ہوئے۔ مگر فیل ہو جانے کے باعث ملازمت کو خیر باد کہہ کر نبوت و مہدیت کے حصول میں سعی کرنے لگے۔

مرزا قادیانی کی حسب تحریر، دجال نے نبوت کا دعویٰ کرنا تھا اور خدائی کا دعویٰ بھی، جس وقت تمام قوم نصاریٰ نے دعویٰ نبوت والوہیت نہ کیا تو مرزا قادیانی نے اپنے آقا منعم کے فرض کو پورا کرنے کے لئے دعویٰ نبوت والوہیت کر لیا۔ جس کی تفصیل باب اول میں ہو چکی ہے۔

خرد دجال

ارشاد حضور رحمۃ اللہ علیہ: سواری اور ہمارا باشد کہ فرق میاں دو گوش او قدر یکصد و چہل دست باشد۔ (نوائے فرید ص ۳۴)

ترجمہ: اس کی سواری ایسے گدھا پر ہوگی جس کے دو کانوں کا درمیانی فاصلہ ایک سو چالیس ہاتھ ہوگا۔

الحاد مرزا قادیانی

مرزا قادیانی (شہادۃ القرآن ص ۲۱، خزائن ج ۶ ص ۳۱۷) میں تحریر فرماتے ہیں۔ عبارت بلفظ: ”خرد دجال جس کے مابین اذنین کا ۷۰ باع فاصلہ لکھا ہے۔ ریلوں کی گاڑیوں سی بطور اغلب اکثر کے بالکل مطابق آتا ہے۔“

تنقید

باع تین ہاتھ کا ہوتا ہے۔ گویا خرد دجال کے دو کانوں کا درمیانی فاصلہ دو سو دس ہاتھ ہونا

چاہئے۔ مرزا قادیانی ریل گاڑی کو خرد جال سمجھتے ہوئے اس فاصلہ کو ریل گاڑی پر مطابق کرتے ہیں۔ ذرا مطابقت ملاحظہ فرمائیے؟ ہاں البتہ جس وقت مرزا قادیانی ریل گاڑی پر سوار ہوتے ہوں اور آپ کے الہامات کے زور سے اتنا فاصلہ ہو جاتا ہو ممکن ہے۔

دجال کے دعویٰ نبوت والوہیت کی وضاحت ہو چکی۔ رہا خرد جال، وہ مرزا قادیانی کے خیال کے مطابق ریل گاڑی ٹھہری۔ غالباً مرزا قادیانی ایک دفعہ نہیں چند بار ریل گاڑی پر سوار ہوئے ہوں گے۔ ماشاء اللہ مرزا قادیانی نے دجال کی حقیقت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ ”اگر اس پر بھی نہ سمجھ تو اس بت سے خدا سمجھے۔“

## ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام علی نبینا وعلیہ السلام

ارشاد حضور

”بدانکہ در زمان دجال پلید ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام خواہد شد و آں پلید را خواہد کشت و بر سلطنت حضرت عیسیٰ علیہ السلام خواہد تشت و تابع دین پیغمبر ﷺ خواہد شد۔“

(نوائد فریدیہ ص ۳۴)

ترجمہ: دجال کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اس دجال پلید کو قتل کر کے سلطنت پر خود بیٹھیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کے دین متین کے تابع ہو کر رہیں گے۔

الحمد مرزا قادیانی

مرزا قادیانی اپنی مصنفہ کتاب (کشتی نوح ص ۴۵، ۴۶، خزائن ج ۱۹ ص ۴۹، ۵۰) میں تحریر فرماتے ہیں۔ عبارت بلفظہ درج کی جاتی ہے۔ الفاظ قابل غور ہیں: ”اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشین گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت سے اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جاوے گا۔ پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جاوے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس طرح پرودہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔“ آگے چل کر لکھتے ہیں: ”پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پرودہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے۔“ تو جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں

مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخری کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ حصہ چارم ص ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ میں اسی طور سے ابن مریم ٹھہرا۔“

تنقید

مرزا قادیانی کو مسیح موعود بننے میں کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ مریم بنے دو سال پردہ میں نشوونما پائی۔ پھر آپ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونکی گئی۔ تقریباً دس ماہ حاملہ ہونے کی تکلیف برداشت کی۔ اتنی منازل طے کرنے کے بعد ابن مریم ٹھہرے۔ گردش گردوں کیا رنگ دکھاتی ہے۔ اگر آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرتے تو آپ کو ایسے مصائب میں مبتلا نہ ہونا پڑتا۔ مرزا قادیانی ہیں تو ایک، لیکن خود مرد (غلام احمد) خود عورت (مریم) خود بچہ (عیسیٰ) ”خود کوزہ و خود کوزہ گرد و خود گل کوزہ“

جس وقت بی بی مریم علیہا السلام کے قدرتی طور پر حاملہ ہونے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو مرزائی صاحبان تمام آیات قرآنیہ متعلق مسئلہ ہذا کا انکار کرتے ہوئے العیاذ باللہ، بی بی مریم کا یوسف نجار سے نکاح بتلاتے ہیں اور لڑکے کا بغیر باپ کے پیدا ہونے کو خلاف قانون قدرت سمجھتے ہیں۔ لیکن جب مرزا قادیانی، مریم بن کر حاملہ ہوتے ہیں تو ہمارا عقل اس بات کی اصلی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا کہ مرزا قادیانی کو حمل کس طرح ہوا۔ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے عقیدہ کو متعلق عصمت بی بی مریم علیہا السلام کو واضح کر دیا جائے۔

عقیدہ مرزا قادیانی متعلق عصمت، بی بی مریم علیہا السلام

مرزا قادیانی (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸) پر تحریر فرماتے ہیں۔ عبارت بلفظ سے درج ہے۔ ”مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح، میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اس قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ بی بی مریم کا یوسف نجار سے نکاح کرنا یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔“

تنقید

مرزا قادیانی کی رنگینی عبارت قابل غور ہے۔ مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چاروں بھائیوں اور دونوں حقیقی ہمشیر کی بھی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مجبوریاں تھیں جن کے باعث بی بی مریم نے یوسف نجارت سے بچ کر لیا۔ العیاذ باللہ!

قابل بحث وہ مسئلہ ہوا کرتا ہے جس میں کوئی خفا، اشکال یا اجمال ہو۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کی ولادت کو قرآن کریم نے جس صراحت اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔ عربی زبان سے معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن ”لہم قلوب لا یفقیہون بہا“ اظہار حقیقت

خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو والدین کے بغیر پیدا کر کے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار کرتے ہوئے انسانی بنیاد ڈالی۔ بعدہ تو والد اور تاسل کے سلسلہ کو مرد اور عورت کے میل جول پر موقوف رکھا گیا۔ جو ”انا خلقناکم من ذکر وانثی“ تحقیق ہم نے پیدا کیا تم کو مرد اور عورت سے۔ ﴿ سے ثابت ہوتا ہے۔

لیکن جب دہریت کے دلدادہ انسان عالم کو قدیم اور محض والد کو ہی اولاد کے پیدا کرنا میں موثر کامل سمجھنے لگے تو قدرت رب قدیر جوش میں آئی۔ اس اظہار قدرت کے لئے ایسی معصومہ اور مطہرہ عورت کا انتخاب کیا گیا۔ جسے قرآن کریم میں صدیقہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس نے زمانہ طفولیت میں انوار و برکات ایزدی میں نشوونما پائی۔ حضرت زکریا نے کہا ”یا مریم انی لک هذا قالت ہو من عند اللہ“ ﴿ اے مریم یہ کہاں سے آئے ہیں۔ مریم نے کہا خدا کی طرف سے۔ ﴿

بی بی مریم کی آثار بہشتی سے محض اس لئے پرورش کی گئی تاکہ اس میں خواہشات نفسانی کا مادہ ہی نہ پیدا ہو۔ گویا خداوند کریم نے اس وقت کے سکان ارض میں سے کسی فرد کو بی بی مریم کے خاوند ہونے کے قابل نہ سمجھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس معصومہ بی بی کے پیٹ سے بغیر باپ کے پیدا فرمادیا۔ اس قدرت ایزدی کی حقیقت تک ظاہر بین انسانوں کا عقل نارسا نہ پہنچ سکا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تصور کرنے لگے۔ باوجود اس شرک میں مبتلا ہونے کے بی بی علیہا السلام کی پاکیزگی اور عصمت پر کوئی دھبہ نہ دیا۔ لیکن آج مرزا قادیانی کو بی بی مریم علیہا السلام کے نکاح کا الہام ہونے لگا۔ نعوذ باللہ من ذالک!

## شہادت القرآن

۱..... ”وایدناه بروح القدس“ کی تفسیر میں صاحب روح البیان لکھتے ہیں۔ ”ای الروح المطهرة فنخها الله فيه فابانه بها من غيره ممن خلق من اجتماع لطفی الذکر والانثی لانه علیه السلام لم تضعه اصلا ب الفحول ولم یشتمل علیه ارحام الطوامث“ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاک روح کو ان تمام ارواح سے ممتاز کیا گیا۔ جو مرد اور عورت کے نطفہ جمع ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح پاک نہ کسی مرد کی پشت میں جاگزیں رہی اور نہ کسی طامثہ (یعنی حیض ونفاس والی) عورت کے رحم میں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام طمٹ یعنی زنانہ لوازمات حیض ونفاس سے بالکل پاک تھیں۔ اس کے متعلق احادیث میں بکثرت شواہد موجود ہیں۔ لیکن بخوف طوالت ترک کیا جاتا ہے۔

ب..... (سورہ مریم: ۲۰) بی بی مریم کو جس وقت لڑکے کی بشارت دی جاتی ہے تو صدیقہ کی زبان سے یہ الفاظ ظاہر ہوتے ہیں۔ ”قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا“ ﴿کہا کس طرح ہوگا مجھے لڑکا۔ نہ مجھے کسی بشر نے چھوا اور نہ میں زانیہ ہوں۔﴾ خداوند کریم، صدیقہ کے ان کلمات کی تصدیق فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ ”قال كذلك قال ربك هو علي هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا (مریم: ۲۱)“ ﴿یہ بات تو ٹھیک، لیکن تیرا رب فرماتا ہے کہ بغیر باپ کے لڑکا پیدا کرنا ہماری قدرت میں ایک آسان امر ہے۔ تاکہ ہم اس کو لوگوں کے لئے آیت بنائیں اور ہماری طرف سے رحمت ہو۔ یہ امر یقینی اور فیصلہ شدہ ہے۔﴾ خدائے قدوس کے نزدیک تو یہ امر یقینی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کو نبی بنانے والا خدا، اس کے مخالف الہام بھیجا کرتا ہے۔

ج..... قرآن کریم میں جہاں کہیں انبیاء کرام کے اسماء عظام کا ذکر کیا گیا ہے۔ محض فردی طور پر یعنی ان کے والدین میں کسی کا نام یہاں تک درج نہیں کیا گیا اور نہ تفصیلی طور پر قرآن کریم نے کسی نبی کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ یحییٰ علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو لڑکے کی بشارت دینے کے متعلق ذکر ہے۔ تاہم ان کا اس تفصیل سے ذکر نہیں کیا گیا۔ جتنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مندرج قرآن ہے اور جہاں ذکر ہے عیسیٰ ابن مریم کے لفظ سے لکھا گیا ہے۔

آخر اس میں کیا حکمت ہے اور ساتھ ہی ارشاد کیا گیا ہے۔ ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم (آل عمران: ۵۹)“ یعنی جس طرح آدم علیہ السلام کی پیدائش باقی انسانوں سے ممتاز ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی ممتاز عالم ہو کر آیہ قرار دے گئی ہے۔ ان اسباب کے ہوتے ہوئے بھی اگر بی بی مریم علیہا السلام کی عصمت پر کوئی حرف دیا جائے تو:

بریں عقل و دانش پیاید گریست

## قوم یاجوج ماجوج

### ارشاد حضور قبلہ اقدس

”بدانکہ در زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام خروج قوم یاجوج ماجوج خواہد شد، نعوذ باللہ تعالیٰ منہ، یاجوج و ماجوج اولاد از حضرت آدم اند، لیکن مذہب ندارند چوں حیواں ہر چیز خورند و قد بعضے از انہا قدر شہر و بعضے از جبل دراز ہم باشند و اکثر درختان و حیوانات و انسانان خواہند خورد، و دریا ہارا خواہند نوشید تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بمومنان از ترس ایشان بر یک جبل مقام خواہد ساخت و از جناب حق تعالیٰ ہر وقت دست بدعائی باشد تا کہ طائران از غیب بدید خواہند گشت بر سر آئناہا شکر یزہ خواہد زد و مقتول خواہند ساخت و دیگر طائران لاش آئناہا در بحر طویل خواہند انداخت، بعد از معدوم شدن او شاں اسلام را تمام غلبہ خواہد شد۔“ (فوائد فریدیہ ص ۳۴)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قوم یاجوج ماجوج ظاہر ہوگی۔ نعوذ باللہ تعالیٰ منہ یہ قوم حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوگی۔ لیکن ان کا کوئی مذہب نہ ہوگا۔ جانوروں کی طرح ہر چیز کو کھائیں گے۔ بعض کا قد ایک بالشت اور بعض پہاڑ سے بھی دراز ہوں گے۔ اکثر درختوں جانوروں انسانوں کو کھا جائیں گے۔ دریاؤں کا پانی پی جائیں گے۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو ہمراہ لے کر ان کے ڈر سے ایک پہاڑ پر جا ٹھہریں گے اور حق تعالیٰ سے دعاء کریں گے۔ حتیٰ کہ پرندے غیب سے ظاہر ہو کر ان کے سر پر کنکریاں ماریں گے اور انہیں مار ڈالیں گے۔ دوسرے پرندے ان کی لاش کو بحر طویل میں پھینکیں گے۔ ان کے معدوم ہونے کے بعد اسلام کو تمام غلبہ ہوگا۔

### الحاجد مرزا قادیانی

مرزا قادیانی اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۶۶، خزائن ج ۶ ص ۳۶۲) میں ”ومن کل



حذب ینسلون“ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”یہ بھاری علامت اس آخری قوم کی ہے۔ جس کا نام یاجوج ماجوج ہے اور یہی علامت پادریوں کے اس گروہ پر فتن کی ہے جس کا نام دجال معبود ہے۔“

تنقید

مرزا قادیانی دجال معبود اور قوم یاجوج ماجوج کو ایک ہی چیز سمجھتے ہوئے علامات قوم انصاری پر منطبق کرتے ہیں۔ حضور قبلہ اقدس نے بمطابق حدیث شریف قوم یاجوج ماجوج کی چار بڑی علامتوں سے یہ علامت بھی ارشاد فرمائی ہے کہ عیسیٰ علیٰ مینا وعلیہ السلام کی دعا مانگنے پر قوم یاجوج ماجوج اس دنیا سے معدوم ہو جائے گی۔ لیکن یہاں تو ہم اسلئے، بات الٹی، یارا لٹا۔ جو عیسیٰ بنے وہ تو اس دنیا سے معدوم و مفقود اور جس قوم کو یاجوج ماجوج ٹھہرایا گیا۔ وہ تاحال موجود۔

ہیں تفاوت زراہ از کجاست تابہ کجا

### باب ششم ..... اشارات فریدی جلد چہارم

مولوی رکن دین نے ملفوظ شریف جلد چہارم کے مقبوس ششم میں جو یہ لکھ کر حضور قبلہ اقدس کی طرف منسوب کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باقی انبیاء واولیاء کی طرح روحانی رفع ہوا ہے۔ یہ بھی مؤلف ملفوظ کا طبع زاد افتراء ہے۔ حضور قبلہ اقدس کا قطعاً یہ عقیدہ اور ارشاد نہیں۔

اولاً ..... تو یہ عقیدہ قرآن اور احادیث شریف کے صریح خلاف ہے۔

دوسرا ..... اسی مقبوس ششم کے بغور مطالعہ کرنے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ مؤلف نے (لا تقریوا الصلوٰۃ) کو مستقل جملہ سمجھ کر اس کی تشریح الگ کر دی ہے اور واہم سکاری کو علیحدہ بیان کیا ہے۔ مؤلف ملفوظ اس رفع روحانی کا مختصر لفظوں میں ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ ”بعد ازاں فرمودہ کہ نصاریٰ از رجوع و نزول و عود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بداد دنیا تا نیا ہرگز قال نیند“

ترجمہ: اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ واپس آنے کے قائل نہیں بلکہ منکر ہیں۔ طرز کلام اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ حضور قبلہ اقدس نے قوم نصاریٰ کی بدعقیدگی ظاہر فرمائی ہے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے دنیا میں دوبارہ آنے کے منکر ہیں اور رفع روحانی کے قائل ہیں۔ لیکن مؤلف ملفوظ نے رفع روحانی کو اپنے اجتہاد سے حضور قبلہ اقدس کی طرف منسوب کر دیا ہے اور باقی مفصل کوائف عقائد قوم نصاریٰ کے تحت بیان کئے ہیں۔



حضور قبلہ اقدس کی دربار گوہر بار میں عوام الناس و سائلین کا تو کیا کہنا خواصان بھار  
معرفت و سالکان راہ ہدایت کا ہجوم رہتا تھا۔

میخانہ فرید میں مستوں کی دھوم ہے  
مستانہ ہو رہا ہے زمانہ فرید کا

(طالب فریدی)

ان عارفان رموز فریدیت کی زبان مبارک سے سنا گیا ہے کہ مولوی رکن دین نے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع روحانی کو حضور قبلہ اقدس کی طرف منسوب کرنے میں غلط بیانی  
سے کام لیا ہے۔ حضور کا عقیدہ مبارک یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحمد غصری آسمان پر  
اٹھائے گئے ہیں۔ چند حاضرین دربار نے حضور قبلہ اقدس کی خدمت کیفیت رفع عیسیٰ علیہ السلام  
کے متعلق سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جسم خاکی کے ساتھ کس طرح آسمان پر اٹھائے  
گئے۔ حضور قبلہ اقدس نے فرمایا کہ انبیاء کا جسم ظاہری طور پر خاکی معلوم ہوتا ہے۔ وگرنہ درحقیقت  
نوری ہوتا ہے اور روح کی طرح لطیف بلکہ الطف ہو جاتا ہے۔ جس طرح روح کے رفع ہونے  
میں بوجہ اس کی لطافت کے کسی کو استعجاب نہیں ہو سکتا۔ ازاں جسم خاکی جب نوری کیفیت میں منتقل  
ہو کر لطیف ہو جائے تو اس کا رفع ہونا کوئی دشوار امر نہیں اور بوجہ نوری ہو جانے کے لوازمات  
جسمانی سے بھی مبرا ہو جاتا ہے۔

حیاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بکثرت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ موجود  
ہیں۔ چونکہ اس رسالہ میں اختصار کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ ازاں تبرکاً صرف ایک آیت شریف و ایک  
حدیث شریف تحریر کی جاتی ہے۔

نیک فطرت انسان کے لئے تو ایک آیت کافی ہے اور جس کا دل ضلالت سے معمور  
ہو۔ سارا قرآن پڑھا جائے تو غیر مکفی ہوگا۔

بسم الله الرحمن الرحيم!

”وَبَكْفَرَهُمْ وَقَوْلَهُمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا وَقَوْلَهُمْ إِنَّا قَاتِلَتْنَا  
السَّمِيعَ ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَأَنَّ  
الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ  
يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا“ ﴿ذٰلِكَ الَّذِي كَفَرْنَا بِهِ حَقًّا وَمَا يَشْعُرُونَ﴾

کفران کے اور کہنے ان کے اوپر مریم کے بہتان عظیم اور بسبب کہنے ان کے کہ ہم نے مارڈالا کج بیٹے مریم جو اللہ کا پیغمبر تھا۔ حالانکہ نہیں مارا اس کو اور نہیں سولی دی اس کو، لیکن شبہ ڈالا گیا ہے اور جنہوں نے اختلاف کیا بیچ اس کے، البتہ بیچ شک کے ہیں۔ نہیں واسطے ان کے کچھ اس سے علم، مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہیں مارا اس کو بہ یقین۔ بلکہ اٹھا لیا اللہ نے اس کو اپنی طرف اور ہے اللہ تعالیٰ غالب دانا۔ ﴿

”وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيدا (النساء: ۱۵۹)“ ﴿ اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے اس کی موت سے پہلے اور دن قیامت کے ہوگا اور پران کے گواہ۔ ﴿

تشریح آیت: خداوند کریم فرماتے ہیں کہ ہم نے یہودیوں کو جو ہات محرمہ ذیل کی بناء پر ذلیل و رسوا کیا۔ (۱) کفران نعمت۔ (۲) بی بی مریم علیہا السلام پر بہتان عظیم۔ (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کی غلط اشاعت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت و حیات میں اختلاف۔

آج کل کے یہودی: خداوند کریم نے اپنے انعامات و اعداد و احسانات بے حد میں سے بحث حضور نبی کریم ﷺ کو افضل اور اعلیٰ نعمت قرارے کر لے کر لقمہ من اللہ جیسے زوردار الفاظ میں اس کا اظہار فرمایا ہے۔ ازاں حضور نبی کریم ﷺ کی (اطاعت سے انحراف کر کے اپنا جدید پنجابی رسول بنا لینا کفران نعمت ہے۔ یہودیوں کی یہ طاعت بھی مرزائی صاحبان میں موجود)

مرزائی صاحبان کا عقیدہ متعلق عصمت بی بی مریم پہلے بیان ہو چکا ہے۔ جس طرح یہودی بی بی مریم علیہا السلام پر بہتان تراشا کرتے تھے۔ مرزائیوں نے بھی اسی طرح کیا۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی غلط اشاعت کی اور مرزائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا اقرار کیا۔ یہودیوں کی تینوں علامتیں تو مرزائی صاحبان میں موجود ہوں۔ لیکن مرزائی صاحبان بقول شخصے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد  
النا علماء کرام کو جو مرزائیت (یعنی یہودیت) کا ستیصال کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہودی ملاؤں کے لفظ سے خطاب کریں۔

اسرار اعجازیہ قرآن

یہودیوں نے غلط اشاعت کی کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا ہے۔ خداوند کریم

نے یہودیوں کے اس قول کی تردید کی اور فرمایا: ”وما قتلوه وما صلبوه“ یہودیوں نے نہ حضرت کو قتل کیا ہے ورنہ اسے سولی دی ہے۔ لیکن یہودیوں کو عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا شبہ ڈالا گیا ہے۔ اتنے لفظ سننے سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تو مانا کہ حضرت عیسیٰ نہ قتل ہوا ہے اور نہ سولی دیا گیا ہے۔ لیکن کہاں گیا۔ اس خدشہ کو دفع فرمانے کے لئے ارشاد ہوا۔ ”وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)“ یعنی یہودیوں نے یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ اگرچہ اس لفظ رفع سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ کیونکہ اگر اس پر موت عربی واقع ہوئی ہوتی تو امانۃ اللہ کا لفظ کہا جاتا۔ کیونکہ خداوند کریم نے قرآن شریف میں موت کے ذکر کو اس قسم کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ موت کی بجائے رفع کا لفظ ذکر کرنا حکمت سے خالی نہیں۔ تاہم ضعیف شبہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع تو تسلیم، لیکن اس قسم کی وضاحت نہیں کہ حضرت عیسیٰ بحمد عصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ موت عربی واقع ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روح اطہر اٹھایا گیا۔ (روح تو ہر نیک مرد کا آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس میں خصوصیت نہیں)

خداوند کریم علام الغیوب نے اس موت و حیات مسیح کے جھگڑا کو مٹانے کے لئے خبر دی۔ ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القيمة یکون علیہم شہیدا (النساء: ۱۵۹)“ اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اس پر ایمان لاویں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق شبہات قتل اور سولی کی تردید فرمانے کے بعد یہ ارشاد فرمانا کہ اہل کتاب حضرت کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائیں گے۔ اس امر کی تین دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ابھی تک موت عربی واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ حسب فرمودہ حضور نبی کریم ﷺ جو درحقیقت فرمان خدا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور کچھ عرصہ رہنے کے بعد فوت ہوں گے۔ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں مدفون ہوں گے۔

ابن الجوزی کتاب الوفاء میں حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا

وعیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابی بکر وعمر (مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۰،  
باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ”حضرت عیسیٰ ابن مریم زمین کی طرف اتریں گے۔ پس  
شادی کریں گے اور ان سے اولاد ہوگی۔ پینتالیس سال رہیں گے۔ (علیٰ اختلاف الروایات)  
اور فوت ہو کر میرے پاس میری قبر میں مدفون ہوں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک قبر سے  
ابوبکر و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا عقیدہ رکھنا چونکہ خلاف قرآن و حدیث ہے تو حضور  
اقدس جیسے مقدس وجود کی طرف یہ عقیدہ منسوب کرنا (جو اخلاق نبوی سے مکمل طور پر مزین ہوں  
جن کا وجود مسعود ناطق قرآن ہو) محض افتراء ہوگا۔

### لب لباب لا ولی الباب

جس وقت یہ امور معرض ثبوت میں آچکے کہ حضور نے احمدیہ فرقہ کو ناری فرقوں میں  
داخل فرمایا۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ: ”حضور قبلہ اقدس نے مجھے کافر اور کاذب جانا ہے۔“  
نیز مرزا قادیانی کے جمیع عملیات و اعتقادات حضور قبلہ اقدس کے ارشادات کے بالکل متضاد ہیں تو  
اب بھی اس قسم کی اشاعت کرنا کہ حضرت قبلہ اقدس مرزا قادیانی کے دعادی کے مصدق ہیں یا  
مرزا قادیانی کو من عباد اللہ الصالحین تحریر فرمائے ہیں۔

حضور قبلہ اقدس و جمیع عامہ اہل اسلام کے لئے دل آزاری و ایذا روحانی کا موجب  
ہوگا۔ کیونکہ خداوند کریم فرماتا ہے۔ ”والذین یؤذون المؤمنین والمومنات بغیر  
ملکتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبینا“ جو لوگ مؤمنوں کو ناکارہ فعل کے متعلق  
ایذا دیں تو انہوں نے بہتان عظیم و گناہ کبیر کا ارتکاب کیا۔“

مباش درپے آزار ہرچہ خواہی کن  
کہ در شریعت ماغیر ازین گناہ نیست

ایذا جسمانی جب موجب عقاب و عتاب ہے تو ایذا روحانی جس کو ایذا جسمانی کے  
ساتھ سمندر اور قطرہ کی نسبت ہے۔ ہزار درجہ زیادہ عذاب شدید کا موجب ہوگا۔ جہاں تک دیکھا  
جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہر گناہ و جرم کا اصل بنیاد آزار دل ہے۔ جیسے کہ کفر کی حقیقت آزار رسول  
ﷺ میں مرکوز ہے۔ انسان تو حید کا قائل ہوتے ہوئے اگر انکار رسالت کرے یا حضور  
اکرم ﷺ کے شان برتر میں ذرہ بھر گستاخی کرے تو قرآن کریم کا ایسے انسان پر فتویٰ کفر و کفریت

ہے۔ کیونکہ رسالت یا بے ادبی شان اکرم سے حضور سید الکونین ﷺ کو روحانی ایذا پہنچتا ہے۔ قرآن کریم پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ ”والذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم“ جو لوگ رسول خدا کو ایذا اور روحانی پہنچانے پر بکثرت وعید وارو ہیں۔ بخاری شریف حدیث قدسی ”من اهان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة“ رب العزت فرماتے ہیں جس نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے میرے ساتھ مقابلہ جنگ شروع کیا۔ دوسری حدیث قدسی بخاری شریف ”من عادلی ولیا فقد آذنته بالحرب“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس نے ولی کے ساتھ دشمنی کی اس کو دوسری طرف سے جنگ کا اعلان ہے۔ چونکہ فرقہ مرزائیت اپنی بد عقیدگی کی بناء پر باتفاق جمیع علماء کرام عرب و ہندوستان کا فرقہ قرار دیا جا چکا ہے۔ (عقائد مرزا کا مختصر سا خاکہ مشتمل نمونہ از خردارے باب اول میں بیان کر دیا گیا ہے) تو حضور قبلہ اقدس سلطان العارفین مولانا غریب نواز حضرت خواجہ غلام فرید کے متعلق تائید مرزا کا افتراء اور بہتان تراشا اس میں اہانت اور عداوت ولی دونوں محور پائے جاتے ہیں اور صرف یہ امر حضور قبلہ اس کی قدسی صفات پر محمد و نہیں بلکہ جمیع مریداں و معتقدان کے ایمان حضور والا شان کی ذات بابرکات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی قسم کے بہتان تراشنے اور ان امور پر راضی ہونے والوں کے لئے وعید الہی ہے اور انہیں کی طرف سے جنگ کا اعلان ہے۔ کیونکہ حضور والا نے خبر پائے یعنی نزول عیسیٰ، ظہور مہدی، خرد و جال، یا جوج ماجوج وغیرہ کو اپنے مصنفہ رسالہ فوائد فرید میں وضاحت سے بیان فرما کر مرزائیوں کے..... عقیدہ کی کھل تر دید فرمادی ہے اور حضور اقدس کے یہ تمام ارشادات، آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے عین مطابق ہیں۔ ارادہ تھا کہ وہ آیات و احادیث درج رسالہ ہذا کی جائیں۔ لیکن بخوف طوالت ترک کیا گیا۔ کیونکہ اس رسالہ کے لکھنے سے محض مقصود یہ تھا کہ حضور والا شان کے متعلق جو غلط اور بے بنیاد روایات کی اشاعت کی جارہی ہے اس کا ازالہ کر کے رضائے الہی اور نجات ابدی حاصل کی جائے۔ الحمد للہ کہ یہ فرض مکمل طور پر ادا ہو چکا۔

وما علینا الا البلاغ

ہم کام من بخدمت اوگشتہ منظم

ہم نام من بدمت اوگشتہ جاوداں

”سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین

والحمد لله رب العالمین“